جنت اور جہنم موجود ہیں

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جنت اور جہنم دونوں وجود میں آ چکی ہیں۔ جنت نیکوکاروں کے لیے اور جہنم گناہ گاروں کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ یہ ہمیشہ باقی رہیں گی، کبھی فنا نہ ہوں گی۔ اہل جنت ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور کفار ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ اس پر قرآن، احادیث متواتر اور اجماع سلف دلیل ہیں۔

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

الْجَنَّةُ وَالنَّارُ مَوْجُودَتَانِ الْآنَ، فَالْجَنَّةُ مُعَدَّةٌ لِلْمُتَّقِينَ، وَالنَّارُ مُعَدَّةٌ لِلْكَافِرِينَ، كَمَا نَطَقَ بِذٰلِكَ الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ، وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْأَخْبَارُ عَنْ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَهٰذَا اعْتِقَادُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ أَجْمَعِينَ، الْمُتَمَسِّكِينَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى، وَهِيَ السُّنَّةُ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ، خِلَافًا لِمَنْ زَعَمَ أَنَّهُمَا لَمْ يُخْلَقَا بَعْدُ وَإِنَّمَا يُخْلَقَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهٰذَا الْقَوْلُ قَالَهُ مَنْ لَمْ يَطَّلِعْ عَلَى الْأَحَادِيثِ الْمُتَّفَقِ عَلٰى صِحَّتِهَا، وَإِخْرَاجُهَا فِي الصَّحِيحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا مِنْ كُتُبِ الْإِسْلَامِ الْمُعْتَمَدَةِ الْمَشْهُورَةِ بِالْأَسَانِيدِ الصَّحِيحَةِ وَالْحَسَنَةِ، مِمَّا لَا

يُمْكِنُ دَفْعُهٗ وَلَا رَدُّهٗ، لِتَوَاتُرِهٖ وَاشْتِهَارِهٖ .

''جنت اور جہنم اس وقت موجود ہیں۔ جنت پرہیز گاروں اور جہنم کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے، جیسا کہ قرآن عظیم اور رسول اللہ ﷺ کی متواتر احادیث میں ثابت ہے۔ یہ اہل سنت والجماعت کا (متفقہ) عقیدہ ہے، یہی جماعت عروہ وثقی کو تھامے ہوئے ہے اور قیامت تک قائم رہے گی۔ ان کے برخلاف بعض کا نظریہ ہے کہ جنت وجہنم ابھی پیدا نہیں ہوئیں، بلکہ قیامت کے دن پیدا کی جائیں گی۔ جس نے بھی یہ نظریہ پیش کیا ہے، اس نے اتفاقی واجماعی صحیح احادیث کا مطالعہ نہیں کیا۔ ان احادیث کا صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر مشہور معتمد اسلامی کتب میں صحیح یا حسن سند کے ساتھ آنا ایسی دلیل ہے کہ جسے کا رد نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ یہ احادیث متواتر اور مشہور ہیں۔''

(البِداية والنّهاية : 421/20)

اجماع:

۞ امام ابورجاء قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ (۲۴۰ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا قَوْلُ الْأَئِمَّةِ الْمَأْخُوذِ فِي الْإِسْلَامِ وَالسُّنَّةِ : ...... وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ مَخْلُوقَتَانِ وَلَا يَفْنَيَانِ .

''یہ ائمہ اسلام اور اہل سنت کا اتفاقی واجماعی عقیدہ ہے کہ...... جنت اور جہنم پیدا ہو چکی ہیں اور یہ فنا نہیں ہوں گی۔''

(شِعار أصحاب الحديث للحاكم الكبير، ص 30، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ امام ابوحاتم (۲۷۷ھ) اور امام ابوزرعہ (۲۶۴ھ) رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

أَدْرَكْنَا الْعُلَمَاءَ فِي جَمِيعِ الْأَمْصَارِ، حِجَازًا، وَّعِرَاقًا، وَّمِصْرًا، وَّشَامًا، وَّيَمَنًا، فَكَانَ مِنْ مَذْهَبِهِمْ : ...... أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ، وَهُمَا مَخْلُوقَانِ لَا يَفْنِيَانِ أَبَدًا وَالْجَنَّةُ ثَوَابٌ لِّأَوْلِيَائِهِ وَالنَّارُ عِقَابٌ لِّأَهْلِ مَعْصِيَتِهِ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ .

''ہم نے حجاز و عراق، مصر و شام اور یمن تمام علاقوں کے علما کو دیکھا ہے، سب کا عقیدہ تھا کہ...... جنت اور جہنم حق ہیں، دونوں پیدا ہو چکی ہیں اور کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ جنت اللہ تعالیٰ کے اولیا کے لیے بطور ثواب ہو گی اور جہنم گناہ گاروں کے لیے بطور عقاب ہو گی، مگر جس پر اللہ عز وجل رحم فرما دے۔''

(عقيدة أبي حاتم الرازي وأبي زرعة الرازي للحدّاد، ص201)

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَتْ فِرَقُ الْأُمَّةِ كُلُّهَا عَلٰى أَنَّهٗ لَا فَنَاءَ لِلْجَنَّةِ وَلَا لِنَعِيمِهَا وَلَا لِلنَّارِ وَلَا لِعَذَابِهَا .

''امت کے تمام فرقوں کا اجماع ہے کہ نہ جنت کو فنا ہے اور اس کی نعمتوں کو، اسی طرح نہ جہنم کو فنا ہے اور نہ اس کے عذاب کو۔''

(الفَصْل في المِلَل : 69/4)

❁ مفسر ابن عطیہ رحمہ اللہ (۵۴۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِجْمَاعُ عَلَى التَّخْلِيدِ الْأَبَدِيِّ فِي الْكُفَّارِ .

''اس پر اجماع ہے کہ کفار جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔''

(تفسير ابن عطية : 346/2)

۞ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

''یہ صحیح احادیث نص ہیں کہ جہنمی لوگ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اس کی نہ کوئی مدت ہے، نہ کوئی انتہا۔ یہ دوام اور تسلسل کے ساتھ جہنم میں رہیں گے، نہ موت ہوگی، نہ حیات، نہ راحت اور نہ نجات۔...... جو یہ نظریہ رکھے کہ جہنمی لوگوں کو جہنم سے نکال لیا جائے گا، جہنم خالی رہ جائے گی، اپنی چھتوں کے بل گر جائے گی، فنا اور زائل ہو جائے گی، تو وہ شخص عقل کے تقاضوں سے خارج ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مخالف ہے اور اہل سنت وائمہ عدول کے اجماعی واتفاقی عقیدہ سے منحرف ہے۔''

(التّذكرة بأحوال المَوتى والآخرة، ص 926)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ يَخْرُجُونَ مِنْهَا وَأَنَّهَا تَبْقٰى خَالِيَةً أَوْ أَنَّهَا تَفْنٰى وَتَزُولُ فَهُوَ خَارِجٌ عَنْ مُقْتَضٰى مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ وَأَجْمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ.

''جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ جہنمیوں کو جہنم سے نکال لیا جائے گا اور وہ خالی رہ جائے گی یا فنا اور زائل ہو جائے گی، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت اور اہل سنت کے اجماع سے خارج ہے۔''

(فتح الباري: 421/11)

۞ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

''جنت اور جہنم کی تخلیق ہو چکی ہے اور اس وقت موجود ہیں۔ یہی اہل سنت اور

اکثر مسلمانوں کا مذہب ہے۔معتزلہ میں سے جبائی اور ابوالحسین بصری بھی اسی کے قائل ہیں۔اس عقیدہ پر بے شمار قرآنی آیات اور کئی احادیث صحیحہ دلیل ہیں۔قرون اُولیٰ کے مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے،اس کا رد یہ ہے کہ اس مسئلہ میں اختلاف ظاہر ہونے سے پہلے ہی اجماع ہو چکا ہے،لہٰذا (بعد والوں کے) اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں۔''

(قُوت المُغتذي على جامع التّرمذي : 751/2)

❁ علامہ سفارینی رحمہ اللہ (۱۱۸۸ھ) فرماتے ہیں:

ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْآيَاتِ الصَّرِيحَةِ وَالْأَخْبَارِ الصَّحِيحَةِ خُلُودُ أَهْلِ الدَّارَيْنِ خُلُودًا مُؤَبَّدًا كُلٌّ بِمَا هُوَ فِيهِ مِنْ نَعِيمٍ وَعَذَابٍ أَلِيمٍ، وَعَلَى هَذَا إِجْمَاعُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، فَأَجْمَعُوا أَنَّ عَذَابَ الْكُفَّارِ لَا يَنْقَطِعُ، كَمَا أَنَّ نَعِيمَ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَا يَنْقَطِعُ، وَدَلِيلُ ذَلِكَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةِ، وَزَعَمَتِ الْجَهْمِيَّةُ أَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ يَفْنَيَانِ

''ہم نے جو صریح آیات اور صحیح احادیث نقل کی ہیں،ان سے ثابت ہوا کہ جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں ہمیشہ اور ابدالاباد تک رہیں گے۔ان میں جو بھی ہو گا،اسے نعمتیں یا دردناک عذاب ہمیشہ ہمیشہ دیا جائے گا۔اس پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے۔نیز اس پر بھی اجماع ہے کہ کفار کا عذاب منقطع نہیں ہوگا،جیسا کہ جنتیوں کی نعمتیں منقطع نہیں ہوں گی۔اس پر کتاب وسنت دلالت کناں ہیں۔جبکہ جہمیہ کا نظریہ ہے کہ جنت اور جہنم فنا ہو جائیں گی۔''

(لَوامِع الأنوار البَهِيّة : 234/2)

آیات:

جنت اور جہنم پیدا ہو چکی ہیں۔ اس پر متعدد آیات بینات دلیل ہیں۔

① فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾(النّجم : ١٨)

''تحقیق نبی (ﷺ) نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔''

ان نشانیوں سے مراد جنت و جہنم وغیرہ کو دیکھنا ہے۔

② جنت کے بارے میں فرمایا:

﴿أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾(آل عمران : ١٣٣)

''جنت پرہیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

③

﴿أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا، ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾(التّوبة : ٨٩)

''نیکوکاروں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

④

﴿أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ﴾(الحديد : ٢١)

’’جنت ان کے لیے تیار ہے، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔‘‘

⑤ جہنم کے بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ﴾(آل عمران: ١٣١)

’’جہنم سے بچ جاؤ، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔‘‘

⑥

﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا، لِلطَّاغِينَ مَآبًا﴾(النّبأ: ٢١-٢٢)

’’بلاشبہ جہنم گھات لگائے ہوئے ہے، جو سرکشوں کا ٹھکانہ ہے۔‘‘

⑦

﴿اَلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا﴾(المؤمن: ٤٦)

’’آل فرعون پر جہنم صبح و شام پیش کی جاتی ہے۔‘‘

متواتر احادیث:

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ(الاستذکار: 419/2) **اور حافظ ابن کثیر** رحمہ اللہ(تفسیر ابن کثیر :202/1) **نے جنت و جہنم کے وجود میں آجانے کے متعلق احادیث کو متواتر قرار دیا ہے۔**

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ **(٧٥١ھ) نے اس موضوع پر ’’حادی الارواح الی بلاد الافراح‘‘ کے نام سے بہترین تصنیف کی ہے۔**

❀ **علامہ عینی حنفی** رحمہ اللہ **(٨٥٥ھ) کہتے ہیں:**

فِيهِ كَوْنُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مَخْلُوقَتَيْنِ الْيَوْمَ، وَهُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَيَدُلُّ عَلَيْهِ الْآيَاتُ وَالْأَخْبَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ.

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ جنت اور جہنم اس وقت پیدا ہو چکی ہیں، یہ اہل سنت کا مذہب ہے، اس پر متعدد آیات اور متواتر احادیث دلالت کرتی ہیں۔''

(عُمدة القاري: 98/2)

❁ علامہ احمد قسطلانی رحمہ اللہ (۹۲۳ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ أَنَّ النَّارَ مَخْلُوقَةٌ مَوْجُودَةٌ الْآنَ وَهُوَ أَمْرٌ قَطْعِيٌّ لِلتَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِيِّ خِلَافًا لِّمَنْ قَالَ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ أَنَّهَا إِنَّمَا تُخْلَقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ جہنم پیدا ہو چکی ہے اور اس وقت موجود ہے۔ تواتر معنوی کی وجہ سے یہ قطعی الثبوت مسئلہ ہے۔ اس کے برعکس معتزلہ کا کہنا ہے کہ جہنم قیامت کو پیدا ہوگی۔''

(إرشاد السّاري: 488/1)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا، فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ، وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ .

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابھی ابھی نماز کے دوران میرے سامنے اس دیوار کی طرف جنت اور جہنم پیش کی گئی۔ میں نے آج سے پہلے خیر اور شر کا ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔''

(صحيح البخاري: 7294، صحيح مسلم: 2359)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ

مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

''اگر جنت کی ایک عورت زمین کی طرف جھانک دے، تو زمین وآسمان کے مابین سب کچھ روشن ہو جائے اور سب کچھ معطر ہو جائے۔ اس کا دوپٹا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔''

(صحيح البخاري: 2796، صحيح مسلم: 1881)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ، فَإِنَّهٗ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ .

''جب کوئی فوت ہو جاتا ہے، تو اس پر صبح وشام اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہو، تو جنت کا ٹھکانہ اور اگر جہنمی ہو، تو جہنم کا ٹھکانہ۔''

(صحيح البخاري: 3240، صحيح مسلم: 2866)

❁ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ .

''پھر (معراج کے موقع پر) مجھے جنت میں داخل کیا گیا، اس میں موتی کے قبے تھے، اس کی مٹی کستوری تھی۔''

(صحيح البخاري: 3342، صحيح مسلم: 163)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ، فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا، فَقُلْتُ : لِمَنْ هٰذَا؟ قَالُوا : لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ .

''(عالم رؤیت میں) میں جنت میں داخل ہوا، تو میں نے وہاں ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: عمر بن خطاب کا۔ میں نے اس میں داخل ہونا چاہا، مگر (اے عمر!) مجھے تیری غیرت نے روک دیا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پکار اُٹھے: میرے ماں باپ آپ پر قربان!! اللہ کے نبی! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا!؟''

(صحيح البخاري : 5226، صحيح مسلم : 2394)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ ....

''جنت اور جہنم کا مباحثہ ہوا......۔''

(صحيح البخاري : 4850، صحيح مسلم : 2846)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ : أَنْتِ رَحْمَتِي، وَقَالَ لِلنَّارِ : أَنْتِ عَذَابِي .

''اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا: تو میری رحمت ہے اور جہنم سے کہا: تو میرا عذاب ہے۔''

(صحيح البخاري : 7449، صحيح مسلم : 2846)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ : رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ؛ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ .

''جہنم نے رب سے شکایت کی: میرے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے، مجھے دو سانس لینے کی اجازت عطا فرما! ایک سانس سردیوں میں اور دوسرا گرمیوں میں۔ (نبی کریم ﷺ نے فرمایا:) لہٰذا گرمی یا سردی کی جتنی شدت آپ محسوس کرتے ہیں، (وہ جہنم کے سانس لینے سے ہے)۔''

(صحيح البخاري : 3260، صحيح مسلم : 617)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ .

''(نماز کے دوران) میں نے جنت کو دیکھا، اس میں پھلوں کے گچھے دیکھے، اگر میں ایک گچھا پکڑ لیتا، تو آپ اسے دنیا کی بقا تک کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا) جہنم کو بھی دیکھا، ایسا خوفناک منظر پہلے کبھی نہیں دیکھا، اس میں اکثریت عورتوں کی تھی۔''

(صحيح البخاري : 1052، صحيح مسلم : 907)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ :

انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، قَالَ : فَجَاءَ هَا وَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، قَالَ : فَرَجَعَ إِلَيْهِ، قَالَ : فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا، فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ : ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، قَالَ : فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ : وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ، قَالَ : اذْهَبْ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ : وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا، فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ : ارْجِعْ إِلَيْهَا، فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ : وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا .

''جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کی تخلیق کی، تو جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: جنت کا نظارہ کیجئے کہ میں نے اس میں اہل جنت کے لیے کیا کیا تیار کیا ہے۔ تو جبریل علیہ السلام گئے اور جنت کے نظارے کیے اور اس میں تیار نعمتوں کو دیکھا، واپس آئے اور عرض کیا: (اے رب!) تیری عزت کی قسم! جو بھی اس جنت کے بارے میں سن لے گا، وہ اس میں ضرور داخل ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جنت کو مشقتوں کی باڑ لگا دی جائے۔ پھر (جبریل سے) فرمایا: اب جائیے اور جنت کی نعمتوں کا مشاہدہ کیجئے۔ تو جبریل علیہ السلام جنت کی

طرف لوٹے، دیکھا کہ وہ مشقتوں میں گھری ہوئی ہے، واپس آئے اور عرض کیا: (رب!) تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب جہنم کی طرف جائیے اور اس کے مناظر دیکھئے۔ (وہ اتنی ہولناک تھی کہ) اس کا ایک حصہ دوسرے پر چڑھا ہوا تھا۔ جبریل علیہ السلام واپس آئے اور عرض گزار ہوئے: (میرے رب!) تیری عزت کی قسم! ایسا نہیں ہوسکتا کہ جو اس کے بارے میں سن لے، وہ اس میں داخل ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جہنم کو شہوتوں کی باڑ لگا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب جا کر دیکھئے، جبریل علیہ السلام گئے (اور دیکھا) پھر عرض کیا: (میرے رب!) تیری عزت کی قسم! مجھے خدشہ ہے کہ اس سے کوئی بھی نہیں بچ پائے گا۔''

(سنن أبي داود: 4744، سنن النّسائي: 3763، سنن التّرمذي: 2560، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۷۳۹۴) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۷۱) نے امام مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

اہل علم کی تصریحات:

۞ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (۲۳۳ھ) سے جنت و جہنم کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا:

مَخْلُوقَتَانِ لَا تَبِيدَانِ.

''جنت و جہنم دونوں تخلیق ہو چکی ہیں اور دونوں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی۔''

(التّمهيد لابن عبد البرّ: 112/19، وسندهٗ حسنٌ)

۞ امام محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ (۳۶۰ھ) فرماتے ہیں:

اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ الْقُرْآنَ شَاهِدٌ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَخَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا، وَلِلنَّارِ أَهْلًا، قَبْلَ أَنْ يُخْرِجَهُمْ إِلَى الدُّنْيَا، لَا يَخْتَلِفُ فِي هٰذَا مَنْ شَمِلَهُ الْإِسْلَامُ، وَذَاقَ حَلَاوَةَ طَعْمِ الْإِيمَانِ، دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ، فَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِهٰذَا.

''اللہ ہم سب پر رحم کرے! جان لیں کہ قرآن کی واضح گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے ہی پیدا کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دنیا میں بھیجنے سے پہلے ہی جنت اور جہنم کے لیے لوگ مختص کر دیے۔ اس عقیدہ میں ایسا کوئی شخص اختلاف نہیں کرتا، جو دین اسلام کے دائرہ میں داخل ہے اور جس نے ایمان کی حلاوت پا لی ہے۔ اس پر قرآن وسنت دلالت کناں ہیں۔ اسے جھٹلانے والوں سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔''

(كتاب الشّريعة، ص 387)

۞ امام اسماعیل بن عبدالرحمٰن صابونی رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

يَشْهَدُ أَهْلُ السُّنَّةِ أَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مَخْلُوقَتَانِ، وَأَنَّهُمَا بَاقِيَتَانِ لَا تَفْنِيَانِ أَبَدًا، وَأَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا أَبَدًا، وَكَذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا خُلِقُوا لَهَا، لَا يُخْرَجُونَ

مِنْهَا أَبَدًا .

''اہل سنت گواہی دیتے ہیں کہ جنت اور جہنم پیدا ہو چکی ہیں، یہ باقی رہنے والی ہیں، کبھی فنا نہ ہوں گی۔ جنتی لوگ جنت سے کبھی نہیں نکالے جائیں گے، اسی طرح وہ جہنمی لوگ، جو پیدا ہی جہنم کے لیے ہوئے ہیں، ان کو بھی کبھی جہنم سے نہیں نکالا جائے گا۔''

(عقيدة السّلف أصحابِ الحديث، ص 364)

❁ امام قوام السنہ، اصبہانی رحمہ اللہ (۵۳۵ھ) فرماتے ہیں:

اَلْجَنَّةُ وَالنَّارُ مَخْلُوقَتَانِ، لَا تَفْنِيَانِ لِأَنَّهُمَا خُلِقَتَا لِلْأَبَدِ لَا لِلْفَنَاءِ .

''جنت اور جہنم پیدا ہو چکی ہیں، یہ کبھی فنا نہ ہوں گی، انہیں ہمیشہ رہنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے، نہ کہ فنا ہونے کے لیے۔''

(الحُجّة في بَيان المَحَجَّة : 280/2)

❁ علامہ ابوحیان اندلسی رحمہ اللہ (۷۴۵ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ مَذْهَبَ أَهْلِ السُّنَّةِ أَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مَخْلُوقَتَانِ عَلَى الْحَقِيقَةِ، وَذَهَبَ كَثِيرٌ مِّنَ الْمُعْتَزِلَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ وَالنَّجَاوِمِيَّةِ إِلٰى أَنَّهُمَا لَمْ يُخْلَقَا بَعْدُ، وَأَنَّهُمَا سَيُخْلَقَانِ .

''اہل سنت کا مذہب ہے کہ جنت اور جہنم حقیقت میں پیدا ہو چکی ہیں۔ معتزلہ، جہمیہ اور نجاومیہ میں سے اکثر کا مذہب ہے کہ جنت اور جہنم ابھی تک پیدا نہیں ہوئیں، بلکہ عنقریب (روز قیامت) پیدا ہوں گی۔''

(البحر المُحيط :176/1)

۞ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

''اہل سنت کا اتفاق ہے کہ جنت اور جہنم پیدا ہو چکی ہیں اور اس وقت موجود ہیں، اہل سنت ہمیشہ سے اسی عقیدہ پر قائم رہے ہیں۔ یہاں تک کہ معتزلہ اور قدریہ کا ایک فرقہ نمودار ہوا، اس نے اس کا انکار کر دیا، کہنے لگے: (جنت اور جہنم ابھی پیدا نہیں ہوئیں) بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن پیدا کرے گا۔ انہوں نے یہ بات اپنی اس فاسد دلیل کی بنیاد پر کہی کہ جس دلیل کی بنیاد پر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے افعال کے لیے اپنی شریعت وضع کر دی۔ کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا کرنا چاہیے اور اللہ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے افعال پر قیاس کیا، یوں وہ افعال میں مشبہہ قرار پائے۔ ان میں جہمیت داخل ہوئی، تو مشبہہ کے ساتھ ساتھ وہ معطلہ بھی بن گئے۔ انہوں نے کہا: استعمال سے پہلے سے جنت کو پیدا کرنا عبث ہے، کیونکہ اس سے جنت لمبے عرصے تک خالی رہے گی، یوں انہوں نے ایسی بہت سے نصوص کو ٹھکرا دیا، جو ان کی اللہ تعالیٰ کے لیے وضع کردہ شریعت کے مخالف ہوں، بہت سے نصوص کے معانی ومطالب کو بدل دیا اور جس نے ان کی وضع کردہ شریعت کی مخالفت کی، انہیں گمراہ اور بدعتی قرار دیا۔'' (شرح العقيدة الطّحاوية، ص 420)

آدم علیہ السلام کا جنت میں داخلہ:

۞ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَوَاتَرَ الْأَخْبَارُ فِي قِصَّةِ آدَمَ، عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، عَنِ الْجَنَّةِ وَدُخُولِهِ إِيَّاهَا وَخُرُوجِهِ مِنْهَا، وَوَعْدِهِ الرَّدَّ إِلَيْهَا، كُلُّ

ذَلِكَ ثَابِتٌ بِالْقَطْعِ .

''متواتر احادیث میں ہے کہ آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل کیا گیا، پھر اس سے نکالا گیا اوران سے وعدہ کیا گیا کہ انہیں دوبارہ اس میں داخل کیا جائے گا۔ یہ سب قطعی دلائل سے ثابت ہے۔''

(عُمدة القاري : 98/2)

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقُلْنَا يَاآدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا﴾(البقرة : ٣٥)

''ہم نے کہا: آدم! آپ اور آپ کی زوجہ جنت میں رہیں، جو جی چاہے، بلا روک ٹوک کھائیں۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَاآدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾(الأعراف : ١٩)

''اے آدم! آپ اور آپ کی زوجہ جنت میں بسیرا کیجئے۔''

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

الْجَنَّةُ الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمَ وَزَوْجَتَهُ عِنْدَ سَلَفِ الْأُمَّةِ وَأَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ؛ هِيَ جَنَّةُ الْخُلْدِ وَمَنْ قَالَ : إِنَّهَا جَنَّةٌ فِي الْأَرْضِ بِأَرْضِ الْهِنْدِ أَوْ بِأَرْضِ جُدَّةَ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ مِنَ الْمُتَفَلْسِفَةِ وَالْمُلْحِدِينَ أَوْ مِنْ إِخْوَانِهِمْ الْمُتَكَلِّمِينَ الْمُبْتَدِعِينَ فَإِنَّ هٰذَا يَقُولُهُ مَنْ

يَّقُولُهُ مِنَ الْمُتَفَلْسِفَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ، وَالْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ يَرُدَّانِ هٰذَا الْقَوْلَ وَسَلَفُ الْأُمَّةِ وَأَئِمَّتُهَا مُتَّفِقُونَ عَلٰى بُطْلَانِ هٰذَا الْقَوْلِ .

''اسلاف امت اور اہل سنت کے نزدیک جس جنت میں آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ کو ٹھہرایا، وہ جنت خلد ہے۔ جو کہتا ہے کہ یہ ارضی جنت تھی، جو سرزمین ہند یا جُدہ وغیرہ میں تھی، وہ فلاسفہ، ملحدین یا بدعتی متکلمین میں سے ہے۔ جو یہ بات کرتا ہے، وہ فلسفی اور معتزلی ہے۔ کتاب وسنت اس قول کا رد کرتے ہیں۔ اسلاف امت اور ائمہ اس قول کے بطلان پر متفق ہیں۔''

(مَجموع الفتاویٰ : 347/4)

جنت باقی رہے گی:

❁ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے متعلق فرمایا:

﴿لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولٰى وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ﴾(الدُّخان : ٥٦)

''اہل جنت کو جنت میں موت نہیں آئے گی، مگر جو موت پہلے آ چکی ہے، انہیں اللہ تعالیٰ جہنم کے عذاب سے بچالے گا۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ﴾(الحِجر : ٤٨)

❁ نیز فرمایا:

﴿خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا﴾(النّساء : ٥٧)

''اہل جنت کو جنت میں نہ کوئی تھکاوٹ ہوگی اور نہ ہی وہ جنت سے نکالے جائیں گے۔''

جہنم کو فنا نہیں:

❁ اللہ تعالیٰ نے اہل دوزخ کے بارے میں فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ﴾(البقرة: ١٦١-١٦٢)

''جنہوں نے کفر کیا اور انہیں کفر پر ہی موت آئے، ان پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ یہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں ڈھیل ملے گی۔''

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (٧٧٤ھ) فرماتے ہیں:

أَيْ لَا يَنْقُصُ عَمَّا هُمْ فِيهِ ﴿وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ﴾ أَيْ لَا يُغَيَّرُ عَنْهُمْ سَاعَةً وَاحِدَةً، وَلَا يُفَتَّرُ، بَلْ هُوَ مُتَوَاصِلٌ دَائِمٌ.

''مطلب یہ ہے کہ ان کے عذاب میں کمی واقع نہیں ہوگی۔ لمحہ بھر کے لیے بھی ان سے عذاب دور نہیں ہوگا، بلکہ وہ مسلسل اور ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہیں گے۔''

(تفسیر ابن کثیر :473/1)

علامہ ابوسعود رحمہ اللہ (٩٨٢ھ) ''خلدین'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قَدِ انْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلٰى أَنَّ الْمُرَادَ بِهِ الدَّوَامُ.

''اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ ''خالدین'' سے مراد دوام اور ہمیشگی ہے۔''

(تفسیر أبي السّعود :94/1)

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ﴾(الزُّخرُف : ٧٤)

''مجرم ہمیشہ عذاب جہنم میں مبتلا رہیں گے۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا﴾

(فاطر : ٣٦)

''انہیں نہ موت آئے گی اور نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ﴾(المائدة : ٣٧)

''وہ جہنم سے نکلنا چاہیں گے، لیکن کبھی نکل نہیں پائیں گے، بلکہ ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔''

❁ مزید فرمایا:

﴿خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا﴾(النّساء : ١٦٨، الأحزاب : ٦٥، الجِنّ : ٢٣)

''وہ دوزخ میں ہمیشہ سے ہمیشہ رہیں گے۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾(الفرقان : ٦٥)

''جہنم کا عذاب دائمی ہوگا۔''

❀ اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کے متعلق فرمایا:

﴿لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا﴾(النّبأ : ۲۳)

''وہ جہنم میں بے انتہا عرصہ پڑے رہیں گے۔''

یہ آیت کریمہ دلیل ہے کہ کفار جہنم میں ہمیشہ سے ہمیشہ رہیں گے۔ یہ مدت لا متناہی ہوگی۔ جیسے آخرت کی مدتیں ختم نہیں ہوں گی، اسی طرح ان کا عذاب بھی ختم نہیں ہوگا، انہیں کبھی بھی جہنم سے نہیں نکالا جائے گا۔ ایک عذاب منقطع ہوگا، تو دوسرے میں مبتلا ہو جائیں گے۔ یوں ابدالا باد تک جہنم میں رہیں گے۔

❀ اہل جہنم کے متعلق ہی فرمایا:

﴿خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ﴾

(هود : ۱۰۷)

''وہ دائمی جہنم میں رہیں گے، مگر جو تیرا رب چاہے۔''

اس آیت کی کئی تفاسیر کی گئی ہیں۔

① ''مادامت السماوات والارض'' سے مراد آخرت کے زمین و آسمان ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾(إبراهيم : ٤٨)

''جس دن زمین و آسمان کو بدل دیا جائے گا۔''

آخرت کے زمین و آسمان کو دوام ہے، اسی طرح کفار کے عذاب کو بھی دوام ہے۔

② ''مادامت السماوات والارض'' محاورہ ہے، جو دوام کے لیے بولا جاتا ہے۔

﴿إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ﴾ ''مگر جو تیرا رب چاہے۔'' میں اہل توحید کی استثنا ہوئی ہے، مطلب کہ گناہ گار اہل توحید کو اللہ تعالیٰ ایک وقت تک جہنم میں رکھے گا، پھر جب چاہے گا انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دے گا، یوں وہ ابدی سعادت مندی پا لیں گے۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔ امام طبری رحمہ اللہ اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس قول کو درست قرار دیا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلنَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ﴾(الأنعام : ١٣٨)

''جہنم تمہارا ٹھکانہ ہے، تم ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہو گے، مگر جتنی مدت اللہ چاہے گا۔''

اس مدت سے مراد قبروں سے اٹھ کھڑا ہونے سے لے کر جہنم رسید ہونے تک کا عرصہ ہے۔ امام طبری رحمہ اللہ کی یہ تفسیر ہے۔

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا، فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ .

''جو جہنمی ہوں گے، وہ جہنم میں نہ مریں گے، نہ جئیں گے۔''

(صحیح مسلم : 185)

❁ اس کی شرح میں حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

''حدیث کا ظاہری معنی یہ ہے کہ کفار دوزخ میں جلیں گے، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے مستحق ہیں، انہیں موت نہیں آئے گی، نہ وہ پر سکون زندگی جئیں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا﴾(فاطر : ٣٦) ''انہیں موت آئے گی، نہ عذاب

میں تخفیف ہوگی۔'' اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيٰى﴾ (الأعلیٰ : ۱۳) ''جہنم میں نہ اسے موت آئے گی اور نہ ہی وہ پرسکون زندگی جی سکے گا۔'' اہل حق کا یہ مذہب ہے کہ بہشت کی نعمتیں دائمی ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنے والے کفار کا عذاب بھی دائمی ہے۔''

(شرح مسلم : 38/3)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ : يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ، خُلُودٌ .

''اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں داخل ہو جائیں گے، پھر منادی ہوگی: اہل دوزخ اور اہل جنت! اب موت نہیں، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان میں رہو گے۔''

(صحيح البخاري : 6544، صحيح مسلم : 2850)

❁ سیدنا ابوسعید اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا .

''(اہل جنت!) تمہارے لیے ہمیشہ کی زندگی ہے، کبھی موت نہیں آئے گی۔''

(صحيح مسلم : 2837)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور علامہ ابن قیم رحمہما اللہ:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کا میلان یہ ہے کہ ایک وقت جہنم بھی فنا ہو جائے گی۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''حادی الارواح (ص ۴۳۰ تا

۷۹۲) میں پچیس (۲۵) وجوہ سے فنائے نار کے موقف کو درست اور صواب ثابت کیا ہے۔
جبکہ یہ موقف درست نہیں مبنی بر خطا ہے۔اہل سنت اس کے بر خلاف ہیں۔

کتب:

جہنم کو کبھی فنا نہیں، اس موضوع پر اہل علم نے قلم اٹھایا ہے، اس کے ثبوت پر قرآن وسنت کی نصوص پیش کی ہیں اور فنائے نار کے موقف کا سقم واضح کیا ہے۔کتب ملاحظہ ہوں!

۱۔ اَلْاِعْتِبَارُ بِبَقَاءِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ لِأَبِي الْحَسَنِ السُّبْكِيِّ

۲۔ رَفْعُ الْأَسْتَارِ لِإِبْطَالِ أَدِلَّةِ الْقَائِلِينَ بِفَنَاءِ النَّارِ لِلصَّنْعَانِيِّ

۳۔ كَشْفُ الْأَسْتَارِ فِي إِبْطَالِ قَوْلِ مَنْ قَالَ بِفَنَاءِ النَّارِ لِلشَّوْكَانِيِّ

❀❀❀❀❀❀❀